

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 31 جنوری 2009ء بھرطابق 4 صفر 1430ھ بروز ہفتہ بوقت صبح گیارہ، مکر پانچ منٹ پر وزیر صدارت جناب پیغمبر محمد اسلام بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
 جناب پیغمبر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاحَتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ لَا كَفَرَ عَنْهُمْ سَيِّاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَّهُمْ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ۝

﴿پارہ نمبر ۲۶ سورۃ مُحَمَّد آیت نمبر ۱-۲﴾

ترجمہ: جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال بر باد کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اُتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا بَلَاغُ

جناب پیغمبر: (وقفہ سوالات) میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب اپنا سوال پکاریں۔

مورخہ 11 نومبر 2008ء کا منور شدہ **13☆ میر ظہور حسین خان کھوسہ:**

کیا وزیر بیڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

محکمہ بیڈی اے نے ڈیرہ اللہ یارشی، ڈیرہ مراد جمالی اور اوستہ محمدشی کے سیوریق سسٹم کیلئے مستقر رقم دی ہے؟
 نیز یہ کام کس مرحلہ میں ہے اور کب تک مکمل ہوگا۔ اس ٹھیکیک کے ٹھیکیدار کا نام مع مکمل کوائف کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر بیڈی اے:

اول اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ بیڈی اے کا وزیر بدلیات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ خود

ایک علیحدہ محکمہ ہے جس کا اپنا وزیر ہے۔ جہاں تک سیورٹی سسٹم کا تعلق ہے۔ اسکی صورت حال اس طرح ہے:-

نمبر شمار	مقام	مہیا کردہ رقم	مکمل شدہ مرحلہ	کب تک مکمل ہوگا	نام ٹھیکیدار
1	ڈیرہ مراد جمالی	100.00 ملین	88%	30 دسمبر 2008ء	میسرز بہرام کنسٹرکشن کمپنی کوئٹہ
2	ڈیرہ اللہ یار	100.00 ملین	90.50%	30 دسمبر 2008ء	میسرز آغا غل اینڈ کمپنی کوئٹہ
3	اوستہ محمد	100.00 ملین	85%	30 دسمبر 2008ء	میسرز آغا غل اینڈ کمپنی کوئٹہ

مواد برائے ضمنی سوال: کام کی نوعیت میں تبدیلی، فنڈز کی کمی اور زمین کے حصول میں درپیش مشکلات کی وجہ سے پروجیکٹ کی تکمیل میں کافی تاخیر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: بی ڈی اے کے منظر صاحب نہیں ہیں انہوں نے request کی تھی پی ایچ اے کے منظر کو

انہوں نے assign کیا ہے۔ 13 Any supplementary on

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب والا! ایک سال پہلے ڈیرہ اللہ یار، اوستہ محمد اور ڈیرہ مراد جمالی، وہاں ڈریٹچ سسٹم کے لئے دس، دس کروڑ روپے رکھے گئے تھے اور اسی سال کام کو مکمل ہونا تھا ابھی وہ ڈریٹچ سسٹم چار فٹ بیچے ہے تین فٹ اس کی چوڑائی ہے آگے اس کی نکاہی کا سسٹم شہر کے اندر انہوں نے بنالیا ہے لیکن پانی بیہاں جمع ہوتا رہتا ہے رود ٹوٹ گئی ہے بیچے اس کے اندر ڈوب گئے ہیں ایک تو اموات ہوئی ہیں۔ دس کروڑ روپے بڑا پیسہ ہوتا ہے اسی سال میں اس کو مکمل ہونا تھا لیکن وہ کام کمکمل نہیں ہوا تو وہاں پر اس کی وجہ سے، پھر جو میٹھا پانی ہے وہ بھی اس کے ساتھ مل گیا ہے تو اس کے لئے کوئی حل نکالیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے منظر صاحب!

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! یہ بڑی زبردست سکیم ہے جیسے کھوسہ صاحب فرماتے ہیں تو ہم ان کو یقین دہانی کرتے ہیں کہ وہاں پر جو فنی خرابی ہے حقیقت یہ ہے کہ ٹھیکیدار نے صحیح کام نہیں کیا ہے یا کیا ہے ابھی اس میں پانی جمع ہوتا ہے تو اس کے خلاف ظاہر ہے کا رواؤں کریں گے اور کام

کی نوعیت کوٹھیک ٹھاک، بالکل برابر کریں گے۔

جناب سپیکر: اچھا منسٹر صاحب! آپ ایسا کریں کہ جو بھی concerned بی ڈی اے کے انجینئرز ہیں ان کو کہیں جب معزز ممبر صاحب وہاں ہوں جو بھی نقصان ہیں خامی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: بُلا کر کے ان کے ساتھ میٹنگ کریں گے۔

جناب سپیکر: جی صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): point of order جناب! میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے جو سوال کیا ہے مجھے افسوس ہے اس بات کا کہ ڈیرہ اللہ دیار، ڈیرہ مراد جمالی اور اوسٹہ مسجد جو دس، دس کروڑ کا سیور تنگ سشم، اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے پیسے دیئے یہ دس کی بجائے اب ان تینوں سکیموں پر پہلے تیس کروڑ روپے خرچ ہو رہے تھے بڑھ کر 80 کروڑ روپے اب ان پر اس وقت خرچ ہو چکے ہیں لیکن آج تک اس پر کوئی کام نہیں ہوا اور لوگوں کے گھروں میں پانی جارہا ہے روڈ ٹوٹ گئی ہے یہ بی ڈی اے کی فاروق اینڈ کمپنی کا کام ہے تیس کروڑ کی بجائے 80 کروڑ تک پہنچ گیا ہے میری request ہے کہ جناب سپیکر! آپ متعلقہ وزیر کو بھی طلب کریں اور بی ڈی اے کے چیئر مین کو بھی اور اس سلسلے میں آپ کوئی واضح ہدایت دیں کہ وہاں گھروں میں پانی جارہا ہے لوگوں کے گھر گرنے ہیں وہاں پر چار چار فٹ گھرے کھٹے بننے ہوئے ہیں بچے سکول جاتے ہیں کئی اموات واقع ہو چکی ہیں لیکن یہ چار سال کا عرصہ ہوا ہے ابھی تک اس پر کام مکمل نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: صادق صاحب! وہی میں نے عرض کیا میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ concerned منسٹر اور انجینئرز پہلے وہاں جائیں معزز رکن جنہوں نے سوال کیا وہ ہونگے اگر آپ ادھر ہونگے پہلے دیکھیں کہ اگر وہ خامیاں دور ہو سکتی ہیں ensure کریں اگر نہیں ہو سکتیں معزز ممبر یا آپ مجھے بتائیں اس پر بالکل action لیا جائیگا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: کب تک یہ کام مکمل ہو جائیگا؟ ایک سال کا کام چار سال میں پورا نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے صادق صاحب! being the cabinet member آپ ضمنی نہیں کر سکتے بہر حال ایک مفاد عامہ کی بات ہے تو منسٹر صاحب کو کہہ دیا گیا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اس میٹنگ میں منسٹر صاحب کو بھی بلا کیں گے کیونکہ فاروق صاحب جو بی ڈی اے کے چیئر مین ہیں وہ اسلام آباد میں ہیں آج میں نے بلا یا وزیر صاحب موئی خیل کے دورے پر ہیں وہاں پر بی ڈی اے کے ہیڈ کوارٹر کا حساب کر رہے ہیں تو دونوں صاحبان کو بُلا کر کے اس مسئلے کا حل نکالیں گے۔

جناب پسکر: مولانا صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری ہے ان کو coordinate کرائیں۔ شیخ جعفر صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔ Not present Question No18 disposed off. شیخ جعفر صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔ انہوں نے کسی کو Sheikh Jafar Sahib is not present. Questions may be treated disposed off. authorize میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

☆ 62 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر صحت از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال مکمل صحت میں مختلف نوعیت کی متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ہر قسم کی تمام تعیناتیوں کی تفصیل دی جائے؟ تعینات کردہ افراد کے نام مع مکمل کوائف کی تفصیل دی جائے؟ نیز کیا یہ اسامیاں قواعد و ضوابط کے مطابق مشہر ہوئی تھیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو مشہر کردہ اخبارات کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صحت:

(الف و ب) موجودہ حکومت کے قیام کے بعد اپریل 2008ء تا 31 دسمبر 2008ء کے دوران مکمل صحت میں مختلف نوعیت کی متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں جو کہ قواعد و ضوابط کے مطابق مشہر کی گئی تھیں۔ تعینات کردہ افراد کے نام مع مکمل کوائف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Minister Health is not around .

جناب آپ جواب دینے ان کی behalf پر؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں جناب اسپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Any supplementary on 62.

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب عالی! یہ 2008ء میں ہوئی تھیں ضلع جعفر آباد میں کوئی ایک سو کے قریب پوٹھیں، پھر کسی وجہ سے وہ ملتوی ہوئیں اس کے بعد کوئی انترو یونیٹ ہوا نہ کوئی written ٹیسٹ ہوا۔ تو ابھی اس میں طریقہ کاریہ ہوتا ہے کہ اخبار میں دیا جاتا ہے ہائی کورٹ کا حکم ہے ہو ppter date مقرر ہوتی ہے اس کے بعد ٹیسٹ ہوتا ہے اس کے بعد انترو یو ہوتا ہے۔ لیکن جعفر آباد میں چار نام

اس طرح ہیں ایک ملیر یا سپروائزر دوڑسگ اردوی ایک سینٹری پیٹرول یہ چار بھرتی کئے گئے ہیں بغیر کسی اخباری advertise کے نہ کوئی انٹرو یو call ہوا ہے نہ کوئی ٹیسٹ ہوا ہے نہ کوئی انٹرو یو ہوا ہے اور اسی طرح پچھلے سال ڈپنسر کی پوسٹ advertise ہوئی تھی وہ بھی ملتی ہوئی لیکن دوبارہ انہوں نے call کیا تھا اس کیا تھا اس وقت بارہ کے figure بتائے گئے تھے اس کا مطلب ہے کہ وہ چار ڈپنسر بھی خاموشی سے انہوں نے بھرتی کئے ہیں۔

جناب سپیکر: باری صاحب! آپ تشریف رکھیں جب وہ ضمنی ختم کریں گے پھر آپ جواب دے دیں۔

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی جناب سپیکر صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: اور اسی طرح 16 ڈپنسر کی پوشیں advertise ہوئی تھیں وہ بھی ملتی ہوئی ہیں لیکن دوبارہ انہوں نے کال کیا تھا جس وقت advertise کیا تھا اس وقت بارہ کے figure بتائے گئے تھے اس کا مطلب ہے کہ وہ چار ڈپنسر خاموشی سے بھرتی کیے گئے ہیں جناب سپیکر صاحب! برائے کرم اس کے اوپر انکوارٹی کی جائے۔

جناب سپیکر: اچھا ظہور صاحب! جو میں سمجھا ہوں آپ یہ فرمائے ہیں کہ جعفر آباد کے لیے جو advertisement ہوئی تھی ان لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے یعنی کہ cancel کرنے کے بعد۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جی ہاں جناب سپیکر صاحب! انٹرو یو cancel کرنے کے بعد ان لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا لوگ بھرتی ہوئے ہیں؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جی ہاں چار آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جعفر آباد سے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جی ہاں جعفر آباد سے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں ایسا نہیں ہوا ہے اگر واقعی چور طریقے سے ہوا ہے تم اس کو cancel کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بہت اچھا ظہور حسین صاحب! انٹر نے ثبت بات کی ہے۔

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے دوسری بات یہ ہے ہمارے مختتم

میر صاحب جو بھرتیوں کا بتارہے تھے یہ بھرتیاں اکثر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ہوتی ہیں اور ڈی سی او صاحب کمیٹی کے سربراہ ہوتے ہیں ضمنی طور پر میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں class four کی پوسٹوں پر پابندی ہے اس وقت چیف منستر صاحب موجود نہیں ہیں اگر ایوان کی مشارکت ہو ہم گورنمنٹ کو یہ مشورہ دے سکتے ہیں کہ یہ جو bang ہے اسکو لٹھایا جائے تاکہ لوگوں کو روزگار ملے۔

جناب پیکر: ٹھیک ہے اس بارے میں سی ایم صاحب سے بات کریں گے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اگر سارے ممبر صاحبان کا اس میں اتفاق ہے سارے ضلعوں میں جتنی پوشیں ہیں ان پر لوگوں کو بھرتی کریں۔

جناب پیکر: منستر صاحب! آپ اس particular، جو مزرمبر نے question کیا ہے سیکرٹری ہیلتھ سے پوچھیں اگر advertisement کے بغیر انکو appoint کیا گیا ہے تو آپ دیکھیں کہ کسی کے ساتھ نا انسانی نہ ہو اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ وہ معزز ممبر صاحب کو اس سے آگاہ کر لے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ٹھیک ہے۔

جناب پیکر: Thank you جی ظہور صاحب!

میر ظہور حسین خان ہوسہ: جناب پیکر صاحب! میں سید عبدالباری صاحب کی اس کی بھی حمایت کرتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی اس سے involvement کو ختم کیا جائے۔

جناب پیکر: ٹھیک ہے کھوسہ صاحب! وہ کہہ دیا جو بھی ہو گا سیکرٹری ہیلتھ یا ڈی جی ہیلتھ آپ سے رابطہ کریں گے۔

میر ظہور حسین خان ہوسہ: Thank you جی۔

جناب پیکر: جی پیر عبدال قادر صاحب!

پیر عبدالقار گیلانی: جناب پیکر صاحب! یہ جو سوال کا جواب آیا ہے اس میں 312 ہے اور صرف لوگوں کے نام دیئے گئے ہیں جس میں دو یا تین ضلعے ہیں اور کہا گیا ہے کہ باقی کا جواب منستری سے نہیں ملا ہے سوال آپ نے take up کر دیا تو باقی کا جواب کدھر ہے کم سے کم یہ ہونا چاہیے کہ باقی تمام ضلعوں کا جواب detail سے دیں۔

جناب پیکر: پیر عبدالقار صاحب! اس میں میں نے اس طرح سوال دیکھا ہے معزز ممبر نے جعفر آباد کے حوالے سے کوئی سوال کیا ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے پورے بلوجستان کی یہاں پر فہرست دی ہے اور آپ نے

خمنی سوال میں بھی دیکھا ہوگا کہ معزز ممبر نے صرف restrict خود کو کیا ہے جعفر آباد تک یہ appointments جو پچھلے سال 2008ء یا اس سے پہلے اس کی تفصیل آئی تھی۔

پیر عبدالقدار گیلانی: یہ 2008ء کے بعد کی تفصیل ہے اور سوال میں clearly کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ حکومت کے قیام اپریل 2008ء تا حال مکمل صحت نے مختلف نوعیت کی تعیناتیاں، اس میں ضلع جعفر آباد کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا ہے اور جواب میں بھی کوئی کے نام دیتے گئے ہیں جعفر آباد کے دیتے گئے ہیں اور زیارت کا نام بھی ہے جو سٹ مکنے نے provide کی ہے اس میں میرے خیال میں آپ کے زیارت کے ساتھ ساتھ ہر علاقوں کے نام موجود ہیں۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! اس طرح ہے ہمارے معزز ممبر نے خمنی کی ہے اس میں جعفر آباد کے حوالے سے کی ہے میں نے منظر صاحب کو کہا ہے اگر اس میں آپ کوئی اور چیز کہنا چاہیں تو so that منظر صاحب سے کہہ دیں اگر اس میں آپ خمنی کرنا چاہیں تو You are allowed.

پیر عبدالقدار گیلانی: میں خمنی سوال پوچھ رہا ہوں کہ کم از کم ہمیں پوری لست تو provide کریں۔

وزیر پیلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے جیسے پیر صاحب فرمار ہے ہیں میں نے آپ سے پہلے ڈیپارٹمنٹ والوں سے پوچھا کہ یہ صرف ایک دشمنوں کی تفصیل دی ہوئی ہے پورے صوبے کی تفصیل ہوئی چاہیے۔ تو وہ فرمار ہے تھے کہ ہم نے ڈی جی آفس سے سارے دشمنوں کو بتایا ہے کہ آپ اپنی اپنی پوٹیں بتادیں تاکہ ہم ادھر سے advertise کر کے لوگوں کو بھرتی کریں۔ تو دوسرے دشمنوں سے تفصیلات نہیں پہنچی ہیں صرف چند دشمنوں کے، اس لیے ان دشمنوں میں بھرتیاں ہوئی ہیں اور یہاں پر لست لگائی ہوئی ہے باقی دشمنوں سے جب تفصیل آئے گی تو ہم وہاں سے بھی بھرتی کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے پیر صاحب! آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

پیر عبدالقدار گیلانی: جی سر! لیکن لست provide کریں جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ok شیخ جعفر خان صاحب کے Actually he is not توان کے

----- dispose

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب سپیکر صاحب! آج سردار شناء اللہ صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر آپاٹی و برقيات: سردار شاء اللہ صاحب نہیں ہیں ان کی طبیعت ناساز ہے۔

جناب سپیکر: ممبر بھی نہیں ہے question 'It is not on the Minister' کرنے والا معزز رکن چھٹی پر ہیں جعفر خان صاحب۔

وزیر آپاٹی و برقيات: جناب سپیکر صاحب! ابھی جو ممبر حضرات سوالات کرتے ہیں کم از کم ان کو حاضر ہونا چاہیے کیونکہ سارا دن دفتروں میں جوابات بنائے جاتے ہیں تو آپ مہربانی کر کے ان کو پابند کریں کہ وہ اس دن حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: سر! وہ حاضر نہیں ہو رہے ہیں اس لیے میں disposed off کر رہا ہوں so that کہ وہ interested ہیں ہیں ok ok we sure

وزیر آپاٹی و برقيات: سر! آپ ممبروں سے بات کریں کہ وہ حاضر ہو جائیں کیونکہ دفتر والے اتنی خواری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں وزیر صاحب! مجھے احساس ہے کہ ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ کو کتنی محنت کرنی پڑتی ہے کتنا خرچہ ہوتا ہے سارے دفتر۔ یہ پھر اصولی طور پر ہونا چاہیے کہ جو معزز ممبر سوالات کرتے ہیں اجنبیا جاری ہو جاتا ہے اور تین چار بار یہ deferment ہوئی اب بھی نہیں ہے تو اس لیے شیخ جعفر صاحب کے جتنے سوالات ہیں وہ disposed off treat کرتے ہیں وقفہ سوالات ختم اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): محترمہ راجیلہ درانی صاحبہ وزیر پر اسکیوشن ڈیپارٹمنٹ بوجہ طبیعت ناسازی کوئئے سے باہر ہیں انہوں نے رواں اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

حاجی عین اللہ نشس صاحب وزیر صحت کوئئے سے باہر ہیں انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار مسعود علی خان لوئی صاحب وزیر غیر رسمی تعلیم سرکاری دورے پر اسلام آباد گئے ہوئے ہیں انہوں نے 31 جنوری سے 11 فروری تک رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار یار محمد رند صاحب ممبر بلوجستان اسمبلی اپنے حلقات کے دورے پر ہیں انہوں نے رواں اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار شاء اللہ زہری صاحب وزیر الیس ایئڈ جی اے ڈی کراچی گئے ہوئے ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب عبدالحالق بشر دوست صاحب وزیر بلدیات نے مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سلطان محمد ترین صاحب وزیر جیل خانہ جات نے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے انہوں نے رخصت کے لیے درخواست دی ہے۔

سید مطیع اللہ آغا صاحب ڈپٹی سپیکر کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسفندیار کا ڈرممبر اسمبلی کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے 28 اور 31 جنوری کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب محمد یوسف ملازی صاحب وزیر اطلاعات نے سرکاری امور کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو صاحب وزیر خزانہ نے اپنے بھائی کی فوتگی کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ شمع پروین مگسی صاحبہ وزیر انفار میشن ٹیکنا لو جی کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے 28 اور 31 جنوری کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب بختیار خان ڈوکی صاحب اپنے حلے کے دورے پر ہیں معزز ممبر نے موجودہ مکمل اجلاسوں کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)
 معزز زار اکین سے گزارش ہے کہ جب وہ اسمبلی میں کسی محکمے کے حوالے سے سوال کرتے ہیں تو یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس سوال کی تیاری میں محکمے کو بہت منت کرنی پڑتی ہے پورے بلوجستان سے data collect کرنا پڑتا ہے تو اکین اسمبلی سے یہ میری گزارش ہوگی کہ جن کے سوالات ہیں وہ اس دن کوشش کریں کہ حاضر ہوں اگر نہیں ہوتے ہیں تو writing in کسی کو allow کیا جائے کہ وہ ان کے behalf سے سوالات پوچھیں اور اسمبلی سپیکر ٹریٹ کو intimate کریں اب محمد یوسف ملازی صاحب اپنی قرارداد نمبر 11 پیش کریں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): سر ای ان کی طرف سے میں پیش کرتا ہوں۔
جناب پسیکر: اچھا صادق عمرانی صاحب! on behalf ملازمتی صاحب کی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد نمبر 11

وزیر مواصلات و تعمیرات: یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالباً کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ دور حاضر میں ترقی کی رفتار اس قدر تیز ہو چکی ہے۔ کہ ہر ملک ایک دوسرے کو اس دوڑ میں پیچھے دھکیلنا چاہتا ہے۔ اور الیکٹرائیک میڈیا کی حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ چونکہ بلوجستان رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اور عوام الناس کو ملکی اور غیر ملکی حالات، کھیل و ثقافت اور تفریحی پروگرام سے باخبر رکھنے کیلئے ٹوپی چینلوں ہی ایک ذریعہ ہیں۔ لیکن شمال مغربی صوبہ بلوجستان کے دشوار گزار راستوں کی وجہ سے ٹوپی ہی چینلوں کی سہولت اب تک بیشتر علاقوں کو نہیں پہنچائی جاسکی ہے۔ لہذا جہاں کہیں بھی ابھی تک ٹوپی ہی بوستر نہیں لگائے گئے ہیں وہاں ٹوپی ہی بوستر جلد از جلد نصب کروائے جائیں۔

جناب پسیکر: قرارداد نمبر 11 پیش ہوئی۔ یہ تو بڑی مفصل ہے اس پر آگر آپ بات کرنا چاہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب پسیکر! بلوجستان رقبے کے لحاظ سے اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے یہاں پر بلوجستان کے کئی اضلاع ہیں جہاں پر ٹوپی ہی بوستر نہیں لگائے گئے ہیں، ہم وفاقی حکومت سے مطالباً کرتے ہیں کہ ٹوپی کے جنتے بھی چینلوں ہیں ان علاقوں میں ٹوپی ہی بوستر لگائے جائیں اس جدید دور میں جہاں کھیل و ثقافت، ایجوکیشن اور مختلف پروگرام انشر ہوتے ہیں تاکہ اس سہولت سے بلوجستان کے عوام فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب پسیکر: اسد بلوج صاحب!

میر اسد اللہ بلوج (وزیر زراعت): Thank you جناب پسیکر صاحب! قرارداد نمبر 11 بہت اہمیت کی قرارداد ہے۔ جناب پسیکر! اس جدید دنیا میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اور جس صوبے میں گزار رہے ہیں یا اس جدید دنیا سے بالکل کٹ چکا ہے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ملک کے بننے کے بعد برابری کی بنیاد پر اس صوبے کو بھی وہ اپنے ساتھ لے کر چلتے لیکن آج دنیا کامل طور پر اس حد تک الیکٹرائیک میڈیا کے حوالے سے علم، ہنر، جدیدیت ایگر یا کچھ، ہیاتخ، اسپورٹس ہر میدان میں، جب آپ بیٹھ کر چینل دیکھتے ہیں آپ کو ایک علم ایک بہتر موقع فراہم ہو گا لیکن بلوجستان کے ستر فیصد لوگ (اس اہم جو ہمارا بینا دی جات ہے) اس سے محروم ہیں ایسا لگ رہا ہے کہ ہم ایک نوا آبادیات سے گزر رہے ہیں اور مرکز کی اس نوا آبادیاتی دور کی بوآری ہے تو اس کے ساتھ ہی ہم جب یہ ڈیمانڈ

کرتے ہیں کہ توی دی بوسر جناب سپیکر صاحب! اگر بھلی نہ ہوتی توی بوسر لگانے سے ہمیں کیا فائدہ ہو گالا شیں سے توی دی نہیں چلتا ہے لیکن ستر فیصلوگ بھلی نہ ہونے کی وجہ سے لاٹین استعمال کر رہے ہیں اسکے ساتھ لازم ہے کہ بھلی اور توی دی بوسر یہ ایک دوسرے کے ساتھ لئک ہو بغیر اس کے ہو ہی نہیں سکتا ہے اس لئے اس ڈیموکریٹ گورنمنٹ سے خاص کر پیپلز پارٹی کے دوستوں سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے ان لوگوں سے جو ہمیں کہتے ہیں کہ بلوجستان کو اب انکا حق ملے گا اس پر ہمیں امید ہے کہ وہ عملی طور پر عمل کریں گے اور یہ جدید دور کی جدید دنیا کے جو بھی ترقیاتی عمل ہوں گے ہماری دیہاتوں میں ہمارے پہاڑوں کے دامن میں رہنے والے غریب لوگ بھی اس دنیا کو سمجھنے کے لئے قاصر ہیں ہوں گے لیکن ضروری یہ ہے کہ مرکزی حکومت اپنا قومی اور اخلاقی فرض پورا کرے اور مکمل بی این پی (عوامی) کی جانب سے اس کو سپورٹ ہے Thank you جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مولانا عبدالباری صاحب!

مولانا سید عبدالباری آغا (وزیر پیپلز ہیلتھ انجینئرنگ): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! میں جمیعت علماء اسلام کی طرف سے قرارداد کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ یہاں پر میڈیا کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارا صوبہ اس وقت پاکستان کا 45 فیصد رقبہ ہے آبادی میں ہم بیشکم ہیں ڈیپلمنٹ کے حوالے سے پسمند ہیں لیکن رقبے کے لحاظ سے تینوں صوبوں سے زیادہ ہیں۔ میڈیا کی جو رسائی ہے ہم تک ہمارے لوگوں تک ہمارے عوام تک، میڈیا والے اور پر بیٹھے ہیں چاہے اس کے منظر ہے گزشتہ گورنمنٹ میں یا اس گورنمنٹ میں کیونکہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں اس کے لئے ضروری ہے کہ خود آکر ہمارے رقبے کو چیک کریں جہاں پر بوسر کی ضرورت ہے وہاں لگائیں۔ بھلی، جیسے اسد صاحب نے بتایا جو ایک تجربہ کا رپورٹ یعنی ہیں میں سمجھتا ہوں بھلی بھی ہماری نہ ہونے کے برابر ہے تیری بات یہ ہے کہ میں میڈیا والوں کے بارے میں بھی گزارش کروں گا کہ ہمارا میڈیا چاہے الیکٹرائیک میڈیا ہے یا پرنٹ میڈیا اُنہیں بھی اپنی روایات اور قومی روایات کی پاسداری کرنی چاہیئے ضابط اخلاق جو دیا ہے کیونکہ وی سی آروں پر ہمارے ٹوی وی پر جوانانہ یا کچھ نہ ہیں خوش فلماں دکھار ہے ہیں ہمارے جوانوں ہمارے بڑکوں اور بڑیوں کی توانائی اور انرژی کو ضائع کر رہے ہیں تو اس پر بھی نظر ثانی ہونی چاہئے تاکہ قومی روایت کے مطابق ہماری ثقافت کے مطابق ہماری مذہبی تعلیمات کے مطابق میڈیا چلتا چاہیے دوسرا گزارش جناب سپیکر! اس ضمن میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اس میڈیا کے دور میں موبائل کا استعمال بہت زیادہ ہے پوری دنیا میں سب سے زیادہ اس کا استعمال ہمارے ملک میں ہے لیکن کوئی

کے آس پاس جتنے بڑے بڑے کھبے ہیں یہ جو ہمارے موبائل نک والے ہیں دوسرا تیسرے ہیں میں میں ہزار کرایدے رہے ہیں میں نے خود چیک کیا ہے کہ وہ کتنی ریز زچھوڑتے ہیں مطلب کوئی میں پچاس فیصد ریز زکی ضرورت ہے انہوں نے سو فیصد چھوڑی ہے ایک خاص چیز اور ظاہر ہے کہ ضرورت سے زیادہ ان چیزوں کا استعمال ہم نے جدت کو مسترد نہیں کیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ جدید دور میں سائنس اور تکنالوجی کے دور میں جتنی چیزیں ہیں ہماری مذہبی روایت کے مطابق یہیں اسلام نے سائنس کو پرلوگشن دی ہے اور سائنسی ایجادات کا سب سے بڑا ایجاد اسلامی اسکالرز نے کیا ہے لیکن یہاں پر ہم مثینی اور اتنی مشینی زندگی پسند کرتے ہیں جس سے ہمارے اعصاب اور نفسیات متاثر ہو رہی ہے ہم بلوچستان والے جو بیٹھے ہیں یہاں پر جو موبائل نک والے کھبائی کر موبائل میں اتنی ریز زچھوڑ رہے ہیں کہ ابھی جتنے لوگ موبائل استعمال کر رہے ہیں اس سے پریشان ہیں تو موبائل نک کی طرف بھی توجہ دینی چاہے یہ جوئی وی بوستر ہے جہاں ضرورت ہواں کو لگانا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ضابطاً اخلاق کی پابندی بھی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: سردار اسلام بنزنجو صاحب!

سردار محمد اسلام بنزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): شکریہ جناب سپیکر! آج کے جدید دور میں گوکہ بھی وی ایک اہمیت کا حامل چیز ہے لیکن مجھے بہت انسوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ایوان میں ہمارے معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں ہمیشہ مطالبہ ہوتا ہے کہ جناب (بھی وی بوستر اور بجلی) انکی ضرورت بلوچستان والوں کو ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو اہم ایشو ہے اسکی طرف ہمارے ممبر صاحبان غالباً ہیں پچھلے اجلاس میں، میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ اس وقت جو مسئلہ ہے زرینہ مری کا پورے پاکستان میں اس پر شور ہو رہا ہے لاہور میں اس پر شور ہو رہا ہے اسلام آباد میں لوگ جلوں نکال رہے ہیں لیکن یہاں ہمارے جو ممبر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں کوئی بوستر مانگ رہا ہے کوئی بجلی مانگ رہا ہے کوئی کیماںگ رہا ہے کبھی کہتے ہیں کہ جی 17 ارب روپے معاف کئے میں کہتا ہوں کہ سارے 17 ارب روپے لے کر ہماری ایک ہی بندہ زرینہ مری کو ہمارے حوالے کریں یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے نہ ہمیں بجلی کی ضرورت ہے نہ ہمیں ادھار ختم کرنے کی ضرورت ہے اہم مسئلہ جب تک عزت نفس، جب بات عزت پر آئے گی بلوچستان والوں کے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمیں بجلی تو کیا ہم کچھ بھی نہیں مانگتے ہیں عزت، یہ معزز اراکین اس وقت بلوچستان کی نمائندگی کر رہے ہیں سب کو ایک آواز ہونا چاہیے اس وقت جو اہم ایشو ہے میں کہتا ہوں کہ سارے بلوچستان کا ایشو ہے پنجاب والے شور کر رہے ہیں، سندھ والے شور کر رہے ہیں انسانی حقوق والے فریاد کر رہے ہیں اور ہم بیٹھے ہوئے ہیں بوستر مانگ رہے ہیں جناب سپیکر! خدا کے لئے میں نے اس دن

بھی آپ کو بولا تھا کہ آپ مہربانی کر کے اس کے لئے ایک دو گھنٹے ڈبیٹ رکھیں تاکہ جوڑا کو منٹس میں میں لے کر ایوان کے سامنے پیش کروں کہ کیا ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں نے اس دن بھی آپ سے گزارش کی تھی۔

وزیر آپا شی و بر قیات: سرا! میں نے کہا تھا کہ اس کے لئے ڈبیٹ رکھیں۔ ایک ممبر بھی نہیں بول رہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے کیا ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ ہم لوگوں کی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں اس وقت جب یہ حکومت معرض وجود میں آئی تھی سب سے پہلے مطالبہ یہی تھا کہ جو (مسنگ پرن) ہیں ان کو منظر عام پر لائیں ان کو کھٹے میں ڈالیں مگر اسکی توبات کریں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میں گزارش کروں کہ اس دن آپ نے بات کی تھی پوائنٹ آپ کا آن ریکارڈ آگیا اس وقت قائد ایوان اور ہوم فیصلہ دونوں نہیں تھے۔

وزیر آپا شی و بر قیات: سرا یہ کب آئیں گے؟ اس کے لئے اور بلوچوں کے لئے تو ایک یک گھنٹہ ایک ایک لمحہ عذاب ہے۔

جناب سپیکر: مجھے عرض کرنے دیں اس وقت قائد ایوان بھی بلوجستان کے معاملات کے حوالے سے اسلام آباد میں مصروف ہیں جب وہ تشریف لے آئیں گے ہم ان سے اور ہوم فیصلہ صاحب سے بات کر کے گورنمنٹ اور آپ مل کر جتنی بات کرنا چاہیں میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور دوسرا یہ کہ ممبر جو بولیں میں اسے فلور دیتا ہوں لیکن I can't force them any honorable member. I کہ جی۔

آپ ایک particular topic پر بولیں یہ انکی مرضی ہے۔

جی اسے بلوج صاحب!

وزیر زراعت: سردار اسلام بزنجو صاحب سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن اسمبلی کا جو طریقہ کار ہوتا ہے ایجاد اپر چلتی ہے ایک ایجاد ایک قرارداد ہوتی ہے اس پر بحث ہوتی ہے اسکے بعد کوئی دوست پوائنٹ آف آرڈر پر بیٹھ کر یا اٹھ کر کوئی بات کر سکتا ہے ہمیں بلوجستان کے ہر انسان سے محبت ہے یہاں کے چشمے یہاں کے پہاڑ یہاں کے بنچ یہاں کے بوڑھے ہر ایک سے محبت ہے یہ نہیں کہ اسمبلی کے سارے لوگ خاموش ہو کر بیٹھے ہیں اس کے لئے قرارداد لے کر آئیں کوئی معزز دوست سردار صاحب خود آ کر قرارداد پیش کریں ہم اس پر تفصیلی بحث کریں گے سارے دوست اسکی سپورٹ میں بولیں گے لیکن ایک طریقہ کار ہوتا ہے question hour میں کوئی دوسری بات کر لے یا قرارداد کا جو طریقہ کار ہے۔ سترہ ارب روپے کی جو سردار صاحب بات کر رہے ہیں ہمارے

اوپر کسی نے کوئی احسان نہیں کیا ہے، ہم اپنا حق مانگتے ہیں بلوجستان کے عوام کے تحفظ کی خاطر ہوتے ہیں پہاڑوں پر جانے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ بات نہیں ہے کہ ہم چیز اپنی چھوڑ کر صرف ایک بات پر ہم اڑیں گے اڑنے کے اصول ہوتے ہیں ہم اصولوں پر اڑیں گے زرینہ مری کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ پورے بلوجستان کی بیٹی ہیں سارے بلوجستان کے عوام کو دکھ ہوا ہے ہماری سپورٹ رہے گی لیکن اس کے لئے ایک طریقہ کا رہتا ہے

جناب سپیکر صاحب! Thank you

جناب سپیکر: جی صادق عمرانی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! سردار محمد اسلم بنجوا صاحب نے جن باتوں کا ذکر کیا بالکل ہم اسکی حمایت کرتے ہیں جیسے اسد بلوج نے کہا کہ ایک قرارداد لاکیں میں تو یہی request کروں گا کہ کل اتوار ہے آپ کل زرینہ بلوج کے مسئلے پر اور انکے ساتھ ہونے والی زیادتی پر دس بجے اجلاس طلب کریں اور اس پر ہم ڈبیٹ کرتے ہیں۔ (شور، شور)

جناب سپیکر: اس وقت زیر بحث جو قرارداد ہے، میری گزارش سنیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! وہ قرارداد اپنی جگہ پر اہمیت کی حامل ہے لیکن اس وقت جو burning ایشو ہے بلوجستان میں اور جہاں تک قراردادوں کی بات ہے اس آسمبلی فلور پر کتنی قرارداد پاس ہوئی ہیں (مداخلت)

جناب سپیکر: سردار صاحب! مجھے آپ کی باتوں پر اعتراض نہیں ہے لیکن being a speaker اسے میں اسے میں کو اچنڈا کے مطابق چلاوں گا Let this resolution disposed off یہ جو قرارداد ہے اس کو will آپ جتنی بھی بات کرنا چاہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد نمبر 11 منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی ظہور کھوسے صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسے: جس طرح سردار اسلام بنجوا صاحب نے بتایا ہے زرینہ مری کا، تین سال سے ان کو چھپایا ہوا ہے ہمارے لئے باعث شرم ہے اور ہماری مہن ڈاکٹر عافیہ امریکہ میں یا کہیں پر قید ہیں تو ہمارے مسٹر یہاں سے وکیل اور سینیٹر جاتے ہیں اچھی بات ہے انکے لئے کوشش ہو رہی ہے لیکن ہم نے اپنے ملک کے اندر اپنے جیل میں اپنی بلوجستانی خاتون کو رکھا ہوا ہے یہ قابلِ مذمت ہے اور واپسی کا بندوبست ہوا اور قرارداد بالکہ میں بھی سردار صاحب کا ساتھ دیتا ہوں۔

جناب پیکر: سردار صاحب! دیکھیں قائد ایوان آئیں گے ان سے related ہے ان سے بات کر کے ہی (مائک بند)

جناب پیکر: دیکھیں صادق صاحب! اب لا منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں ہوم منسٹر بھی نہیں ہیں کوئی چیف وہ پ بھی نہیں ہے کہ گورنمنٹ کو properly represent کریں The Ministers are walking out from please guide me How to run this House آپ بتائیں کہ

دیکھیں اب گورنمنٹ خود واک آؤٹ کر رہی ہے۔

وزیر زراعت: دیکھیں پیشکل طریقے سے ایک حقیقت پسندی پر دیکھا جائے کہ جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ بلوچستان کے فرزند ہیں ان کو بلوچستان کے لوگوں سے وفا ہے اگری عزت اور احترام کے لئے یہ سارے لڑنے کے لئے تیار ہیں تو معزز کرنے میچ کہا کہ اس کے لئے ایک علیحدہ قرارداد لے آئیں اس پر مکمل بجٹ کی جائے یونس ملازمی کی طرف سے قرارداد نمبر 11 پیش ہوئی ہے اس کے بعد ہی کوئی دوسرا بندہ جرأت کر کے قرارداد لے آئے گا کسی بندے کو دیکھیں نہ کوئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں میڈیا کے حوالے سے یادوسرے جگہ کے حوالے سے جس روز میں نے یہاں بلوچستان کے حوالے سے بات کی کوئی بندہ یہاں بیٹھا ہوا تھا کسی کی تیص نیچے کر رہا تھا یہ ہم وہ اس ذاتی اخت بات کر رہے ہیں دیکھیں ایسی بات نہیں ہے یہ آسمبلی ہماری مشترکہ ہے اور ہمیں چلانی ہے سارے ہم سمجھتے ہیں دوستوں کو ہم بلوچستان کے ہیں بلوچستان کے فرزند ہیں کس نے کہا زرینہ مری کی قرارداد کے خلاف، کوئی ایسی بات نہیں ہے سب بولنے کے لئے تیار ہیں ہم چاہتے ہیں کہ قرارداد پیش کریں وہ نہیں کرتے ہیں ہم خود پیش کریں گے۔

جناب پیکر: دیکھیں اسد صاحب! بات یہ ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں نے پہلے دن بھی یہ گزارش کی تھی اب بھی میں اس موقف پر قائم ہوں کہ جتنی بات کرنا چاہیں میری طرف سے اجازت ہے لیکن جو پاؤں ش ہوں گے وہ قائد ایوان کے نوٹس میں آئیں ہوم منسٹر کے نوٹس میں آئیں کیونکہ ultimately raise ایکشن انہوں نے لینا ہے اگر زرینہ صاحب کسی ادارے کے custody میں ہیں یا مسنگ ہیں تو ہوم منسٹر اور چیف منسٹر صاحب ہی اس پر ایکشن لے سکتے ہیں جو کچھ با تین ہوں گی انہی کے توسط سے انہی کے صلاح مشورے سے ہوں گی اب وزیر اعلیٰ صاحب سرکاری امور کے حوالے سے، صوبے کے مسائل کے حوالے سے اسلام آباد میں میلنگر میں ہیں وہ تشریف لے آتے ہیں میں صادق صاحب! آپ کی اور اسد صاحب کی ذمہ داری لگاتا ہوں کہ آپ دونوں وزیر اعلیٰ صاحب سے رابطہ کر لیں اس کارروائی کے حوالے سے تین تاریخ کو ہمارا اجلاس ہو گا اس

سے پہلے آپ بتائیں کہ اس پر کیا لائج عمل لینا چاہئے میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک طریقہ کارہونا چاہئے جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پواسٹ آف آرڈر جناب! یہاں پر بعض وقتیں جو ہیں جہاں تک زرینہ بلوج کا تعلق ہے واک آؤٹ سے مسئلہ حل نہیں ہوگا ہم سب اس ایشور ایک ہیں بلوجستان کی عزت و قارسامیت پر جب اس ملک کی کوئی بات ہوگی تو ہم اس کی تمام حمایت کرتے ہیں اور جہاں تک ہمارے معزز رکن نے کہا کہ جی یہ احسان نہیں ہے جناب! ماضی میں بلوجستان کے اندر جو کچھ ہوتا رہا ہے اس وقت یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کی کوئی حکومت نہیں تھی یہ لوگ اس حکومت کا خود حصہ تھے حمایت کرتے رہے پیپلز پارٹی جب سے برسر اقتدار آئی اس نے ہمارے صدر پاکستان نے بڑی خوش اسلوبی سے یہاں کے معزز ارکین کو کہا کہ آپ جو چاہتے ہو بلوجستان کے مسئلے کا ایک حل، آپ ایک متفقہ قرارداد لائیں میں اس کو آئینی شکل دیتا ہوں آپ لوگ لائیں صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان نے بالکل بلوجستان کے عوام پر احسان کیا اس سے پہلے جتنی بھی حکومتیں 1947ء سے لے کر آج تک یہاں اس صوبے کے اندر آئیں انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو انہوں نے کیا آپ دیکھیں کہ اس وقت تک جب بلوجستان کے اندر مخلوط حکومت بنی تو تنخواہ دینے کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں تھا اس وقت کوئی تیرہ ارب روپے ترقیاتی مدیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں صادق صاحب! ایک منٹ میں گزارش کروں میں آپ سے اور مولانا باری صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ معزز وزراء صاحبان کو منا کر لائیں تسلی دیں اور چونکہ اسمبلی کی کارروائی اب مزید نہیں ایک قرارداد ہے لیکن میں پندرہ منٹ کے لئے اس کو ملتوی کرتا ہوں اس کے بعد ہم اس قرارداد کو لائیں گے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اسمبلی کا اجلاس اس تلخی پر ختم نہ ہو۔ پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی۔ بارہ بجے دوبارہ ملیں گے۔ پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپھر بارہ بجے دوبارہ شروع ہوا)

وزیر مواصلات و تعمیرات: معزز ارکین اسمبلی نے جو واک آؤٹ کیا ہم لوگ ان کے پاس گئے وہ بخند ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں آئیں اور کل زرینہ بلوج کے مسئلے پر (اجلاس) ایک گھنٹے کا بحث و مباحثہ ہو تو دوسری طرف ہم نے کوشش کی وزیر اعلیٰ صاحب سے رابطہ کرنے کی تاکہ بات کر کے ان سے ٹائم لے کر ان کو منا لیں لیکن وہ بخند ہیں کہ بھی ہم لوگوں نے واک آؤٹ کیا ہے لہذا ہماری درخواست ہے کہ کارروائی دوبارہ شروع کی جائے۔

جناب سپکر: جی کار رائی دوبارہ شروع کی جاتی ہے۔ حاجی محمد نواز صاحب صوبائی وزیر اپنی قرارداد نمبر 12 پیش کریں۔

مولانا عبدالباری (وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب سپکر صاحب! حاجی نواز صاحب کی اجازت سے۔

جناب سپکر: ٹھیک ہے وہ نہیں ہے On his behalf آپ پڑھیں۔

قرارداد نمبر 12

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ حالیہ زلزلہ زدگان کو فراہم کئے گئے خیمنیکی لحاظ سے زیارت، خانوں کی ودیگر ماحقہ جیسے صوبہ کے بر قافی اور سر دترین زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں حالیہ برف باری میں قابل استعمال نہیں رہے ہیں اہذا ان علاقوں کا ہنگامی بنیادوں پر ایک ٹیم کے ذریعے سروے کا اہتمام کرتے ہوئے تمام متاثرین کو پناہ گاہ (shelter home) کافوری اور بلا تاخیر بندوبست کیا جائے۔

جناب سپکر: قرارداد نمبر 12 پیش ہوئی۔ اس پر کچھ بات کرنا چاہیں گے یا کوئی اور معزز ممبر بولنا چاہیں۔

وزیر پلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپکر صاحب! سارے ممبر صاحبان کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک آفت اور ایک مصیبت جس علاقے پر نازل ہوئی تھی واقعی میں الاقوامی سطح پر وفاق کی طرف سے وزیر اعظم صاحب خود تشریف لائے تھے اور ہمارے چیف منسٹر صاحب نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اپنی میں لوگوں کی مدد کی اور کافی فنڈ اور زرعی اجنس پہنچ گئیں لیکن وہاں پر سردی کا موسم ہے علاقہ بھی برف باری کا ہے اور وہاں پر جو پناہ گاہیں بنی ہیں (عارضی طور پر جو گھر بنے ہیں) وہ اس موسم کے ساتھ فٹ نہیں ہیں تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ دوبارہ وفاقی حکومت سے ہم سفارش کریں کہ کوئی ٹیم بھیج دے کہ ہم نے سرد موسم کے لئے جو بندوبست کیا ہے وہ کافی ہے یا نہیں بس اتنا ہے۔

جناب سپکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخ 3 فروری 2009 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر دس منٹ پر اختتم پذیر ہوا)



31/جنوری 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

18

31/جنوری 2009ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

19